السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے حرم مدنی میں کسی طالب علم سے یہ سنا ہے کہ شرعاً یہ جائز نہیں ہے کہ کسی شخص سے اجرت پر میت کےلئے قرآن پڑھایا جائے، بعض علاقوں میں چونکہ اس کا رواج ہے تو سوال یہ ہے کہ اس مال کے بارے میں کیا کیا جائے، جس کے متعلق میت نے یہ وصیت کی ہو کہ یہ اس کی طرف سے قرآن خوانی پر خرچ کیا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اجرت پر قرآن خوانی کرنا بدعت ہے لہذا یہ ناجائز اور غلط ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((من عمل عملا لیس علیه أمرنا فهو رد)) (صحیح مسلم)

''جو شخص ایسا عمل کرے جس کے بارے میں ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

((من أحدث في أمرنا هذا ما لیس منه فهو رد)) (صحیح البخاري)

''جو ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات ایجاد کرے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

میت نے قرآن پڑھنے والے کو بطور اجرت دینے کےلئے جس مال کے بارے میں وصیت کی ہو تو اسے نیکی کے کاموں میں صرف کر دیا جائے، اس کی اولاد اگر فقیر ہو تو بقدر ضرورت ان پر خرچ کر دیا جائے، اسی طرح قرآن مجید اور دینی علم کے ضرورت مند طلبہ پر خرچ کر دیا جائے کہ یہ لوگ اس مال کے زیادہ مستحق ہیں، اسی طرح اسے دیگر نیک کاموں میں بھی خرچ کیا جا سکتا ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص59

محدث فتویٰ